احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 32

منگل 10 اگست 2004ء

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfaz .com
Email:editor@alfazl .com

منگل 10 اگست 2004ء 23 جمادی الثانی 1425 ہجری - 10 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 178

شکر ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جو شخص کسی کو ابتلا میں دیکھ کر یہ دعا کرے تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مشکل سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی پیدا کردہ اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذارای مبتلی حدیث نمبر:3353)

اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا شکرادا کرنے کے بارے میں پر معارف خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا

نظامِ خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے نظام وصیت میں شامل ہوکر شکرانے کا عملی اظہار کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6۔اگست 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6۔اگست 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا شکر ادا کرنے کے بارے میں زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور اس کا رواں ترجمہ بھی متعدد زبانوں میں نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو لے کر آیا اور اللہ کے بے شمار فضل و برکات بانٹتا ہوا چلا گیا۔ خدا کرے یہ کیفیت عارضی نہ رہے بلکہ ہمیشہ رہنے والی اور دائمی ہو اور ہم کوشش کرتے رہیں کہ خدا کے فضلوں کو سمیٹتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے یہ فضل بند نہ ہو جائیں اور اللہ ہمیں شکر کی توفیق دیتا چلا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ اس کے بندوں کا شکر ادا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ جو شخص بندوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔ اس لئے مومن ہر کامیابی اور ترقی پر شکر بجالاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ اتوار جماعت برطانیہ کا جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ سب سے پہلے تو انتظامیہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے حضور مزید جھکنا چاہئے کہ تمام کام بخیر وخوبی تکمیل کو پہنچے۔ پھر مہمانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کہ انہوں نے بھی تعاون کیا۔ میزبانی کی کمیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے کسی قسم کا کوئی گلہ شکوہ نہیں کیا۔ مہمانوں کو بھی تمام انتظامیہ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ وہ آرام سے رہے اور کسی قسم کی بازیادہ تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑی۔ تمام کارکنوں چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک سب نے اپنے فرائض اور ڈیوٹیاں خوش اسلوبی سے ادا کیں۔ مہمانوں کو چاہئے کہ ان سب کارکنوں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کی بہترین جزا دے اور ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ان پر ڈالتا رہے۔ پھر جن لوگوں نے مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اگر شکر گزاری کی یہ فضا پیدا ہوگی اور ایک دوسرے کیلئے دعا ہوگی تو یہی جنت ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے محسن کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اپنے اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے مہمانوں، میزبانوں اور حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کرنے والے جملہ کارکنوں اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کی نیکیوں کو اور بڑھاتا چلا جائے۔ اور شکر کے بہترین الفاظ یہ ہیں جزاک اللّٰہ خیراً کہ اللہ ان سب کو بہترین جزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی آخری تقریر میں میں نے احباب جماعت کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اللہ کے فضل سے جماعتوں اور انفرادی طور پر احباب کی طرف سے وعدے آرہے ہیں اللہ انہیں توفیق دے کہ وہ جلد اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور جتنی تعداد میں میری خواہش تھی اس سے بڑھ کر اس بابرکت نظام میں شامل ہوں۔ بعض دفعہ صاحب حیثیت اور جماعتی خدمات میں پیش پیش رہنے والے نظام وصیت میں شامل ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چھلانگ مار کر آجانا چاہئے۔ اور اس میں شامل ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا نظام وصیت میں شامل ہونے والے جہاں شکرانے کا عملی اظہار کریں گے اور تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے ایک تو یہ کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء۔ اور دوسرا ایسا نظام جس سے جماعت میں تقویٰ پیدا ہو اور خدا کی راہ میں قربانیوں کی توفیق ملے جس سے جماعت کی مالی ضروریات بھی پوری ہوں۔ نظام وصیت اور نظام خلافت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ نظام وصیت کو فعال ہونا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار گرنے کی بجائے بڑھیں اور قربانیاں کرنے والے، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے اور شکر گزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح معیار قائم ہوں گے تو خلافت حقہ بھی دائمی قائم رہے گی۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ ہمیشہ ہمیں عبد شکور بنائے رکھے۔ ہم تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کیلئے اللہ کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اور اس کے لئے قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

محترم صوفی محمد اسحاق صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب کو پہلے اطلاع دی جا چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور مربی سلسلہ محترم صوفی محمد اسحاق صاحب مورخہ 4راگست 2004ء کو اپنے گھر کے نزدیک بیت الذکر میں بعمر 81سال وفات پا گئے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 7راگست کو صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

آپ کو 59سال تک اندرون و بیرون ملک خدمات کی توفیق ملی۔ 1945ء میں زندگی وقف کرنے کے بعد آپ کو 26رنومبر 1945ء کو سیرالیون بھجوایا گیا۔ وہاں آپ 7سال تک خدمت دین بجالاتے رہے۔ مورخہ 27رجنوری 1955ء کو آپ لائبیریا چلے گئے جہاں آپ نے نئے مشن کی بنیاد ڈالی وہاں بطور مشنری انچارج 4سال قیام کے بعد آپ واپس مرکز سلسلہ آگئے۔ مورخہ 12رجولائی 1962ء کو آپ یوگنڈا اور کینیا کے لئے روانہ ہوئے۔ اور خدمات دینیہ بجالانے کے بعد 12راگست 1971ء کو واپس آئے۔

ربوہ میں آپ نے مختلف شعبہ جات میں کام کیا جن میں اصلاح و ارشاد مرکزیہ، جامعہ احمدیہ، دفاتر تحریک جدید اور بطور ممبر قضا بورڈ نمایاں ہیں۔ آپ چھ سال تک اپنے محلہ دارالعلوم غربی شاہ کے صدر بھی رہے۔ آپ عربی زبان کے ماہر اور ایک علمی شخصیت کے حامل مربی سلسلہ تھے۔ قومی و جماعتی اخبارات و رسائل میں آپ کے متعدد مضامین اور خطوط شائع ہوتے رہے، آپ نے کئی کتب بھی تصنیف کیں۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم جان محمد صاحب آف احمد نگر، تین بیٹے مکرم محمد ادریس محمود صاحب زعیم انصاراللہ AALEN جرمنی، مکرم محمد الیاس بشیر صاحب آفیسر نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ، مکرم محمد یوسف ناصر صاحب لیسٹر یوکے اور ایک بیٹی مکرمہ ناصرہ شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم شاہد صاحب شارجہ یو اے ای شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی توبہ قبول کرنے اور ان کی بخشش کے سامان پیدا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 14 مئی 2004ء بمطابق 14 ہجرت 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد (سورۃ النساء آیت نمبر: 111) تلاوت کی۔ اور فرمایا انسان کی فطرت ایسی بنائی گئی ہے کہ غلطیوں، کوتاہیوں اور سستیوں کی طرف بہت جلد راغب ہو جاتا ہے اور اس بشری کمزوری اور فطری تقاضے کی زد میں اس کی لپیٹ میں ایک عام آدمی تو آتا ہی ہے، جو دنیاوی دھندوں میں پڑا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف، اس سے اپنے گناہوں کی معافی کی طرف اس کی ذرا بھی توجہ نہیں ہوتی، لیکن نیک لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ انبیاء بھی اس کی زد میں آ سکتے ہیں لیکن جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ انبیاء اس فطرتی کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 607 جدید ایڈیشن)

تو جب انبیاء کی یہ حالت ہو کہ وہ ہر وقت استغفار کرنے، ہر وقت اپنے رب سے اس کی حفاظت میں رہنے کی دعا کرتے ہیں تو پھر ایک عام کو کس قدر اس بات کی ضرورت ہے کہ اس سے جو روزانہ سینکڑوں بلکہ جو ہزاروں غلطیاں ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں ان سے بچنے کے لئے یا ان کے بداثرات سے بچنے کے لئے استغفار کرے اور اگر پہلے اس طرف توجہ ہو جائے تو بہت سی غلطیوں اور گناہوں سے انسان پہلے ہی بچ سکتا ہے۔ پس اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں، اللہ تعالیٰ تو اپنے مومن بندوں کی توبہ قبول کرنے، ان کی بخشش کے سامان پیدا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اور قرآن کریم نے بیسیوں جگہ مغفرت کے مضمون کا مختلف پیرایوں میں ذکر کیا ہے، کہیں دعائیں سکھائی گئی ہیں کہ تم یہ دعائیں مانگو تو بہت سی فطری اور بشری کمزوریوں سے بچ جاؤ گے۔ کہیں یہ ترغیب دلائی ہے کہ اس طرح بخشش طلب کرو تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو گے، کہیں بشارت دے رہا ہے، کہیں وعدے کر رہا ہے کہ اس اس طرح میری بخشش طلب کرو تو اس دنیا کے گند سے بچائے جاؤ گے اور میری جنتوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ کہیں یہ اظہار ہے کہ میں مغفرت طلب کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں۔ غرض اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے پیار، محبت اور مغفرت کے سلوک پر اللہ تعالیٰ کا تمام عمر بھی شکر ادا کرتا رہے تو نہیں کر سکتا۔ ہماری بدقسمتی ہوگی کہ اگر اس کے باوجود بھی ہم اس غفور رحیم خدا کی رحمتوں سے حصہ نہ لے سکیں اور بجائے نیکیوں میں ترقی کرنے کے برائیوں میں دھنستے چلے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے۔ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے اور ہمیں ہر گناہ سے بچائے اور گزشتہ گناہوں کو بھی معاف فرماتا رہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت کے گناہ کرنے والوں کی توبہ کو قبول کرے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)
یعنی یہ ناممکن ہے جب سے یہ دنیا قائم ہے اللہ تعالیٰ مغفرت کی چادر میں اپنے پاک بندوں کو نہ لپیٹتا رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”استغفار کے معنی یہ ہیں کہ خدا سے اپنے گزشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا۔ اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔ استغفار انبیاء بھی کیا کرتے تھے اور عوام بھی“۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”غفر کہتے ہیں ڈھانکنے کو۔ اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے نہ کسی ولی کو اور نہ رسول کو۔ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں۔ پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں۔ پس اظہار عبودیت کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا سے مانگا کرتے تھے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 607 جدید ایڈیشن)

حدیث میں آتا ہے ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ بخدا میں اللہ تعالیٰ سے دن میں 70 مرتبہ سے بھی زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔“

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”استغفار ایک عربی لفظ ہے اس کے معنی ہیں، طلب مغفرت کرنا کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بدنتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے اور اس کا اثر بھی لازمی ہے اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں۔ صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ پس چاہئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا کے حضور دعائیں کرو۔“
(ملفوظات جلد پنجم ص 607-608)

یہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”سواس طور کی طبیعتیں بھی دنیا میں پائی جاتی ہیں کہ جن کا وجود روزمرہ کے مجاہدات سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے نفس کا شورش اور اشتعال جو فطرتی ہے کم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اس کو کون دور کرے ہاں خدا نے اس کا ایک علاج بھی رکھا ہے وہ کیا ہے؟ توبہ و استغفار اور ندامت، یعنی جبکہ برا فعل جوان کے نفس کا تقاضا ہے ان سے صادر ہو یا حسب خاصہ فطرتی کوئی برا خیال دل میں

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

آدے تو اگر وہ توبہ واستغفار سے اس کا تدارک چاہیں تو خدا اس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ جب وہ بار بار ٹھوکر کھانے سے بار بار نادم اور تائب ہوں تو وہ ندامت اور توبہ اس آلودگی کو دھو ڈالتی ہے۔ یہی حقیقی کفارہ ہے جو اس فطرتی گناہ کا علاج ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے(۔) یعنی جس سے کوئی بدعملی ہو جائے یا اپنے نفس پر کسی نوع کا ظلم کرے اور پھر پشیمان ہو کر خدا سے معافی چاہے تو خدا کو غفور رحیم پائے گا۔

اس لطیف اور پرحکمت عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جیسے لغزش اور گناہ نفوس ناقصہ کا خاصہ ہیں جو ان سے سرزد ہوتا ہے ان کے مقابلے پر خدا کا ازلی اور ابدی خاصہ مغفرت اور رحم ہے۔ اور اپنی ذات میں وہ غفور و رحیم ہے۔ یعنی اس کی مغفرت سرسری اور اتفاقی نہیں بلکہ وہ اس کی ذات قدیم کی صفت قدیم ہے۔ جس کو وہ دوست رکھتا ہے۔ اور جو ہر قابل پر اس کا فیضان چاہتا ہے یعنی جب کبھی کوئی بشر بروقت صدور لغزش و گناہ بہ ندامت و توبہ خدا کی طرف رجوع کرے"۔ یعنی جب کوئی انسان اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور پھر اس پہ شرمندگی، ندامت اور پشیمانی ہو تو فرمایا کہ ایسی حالت میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان جھکے۔ "تو خدا کے نزدیک اس قابل ہو جاتا ہے کہ رحمت اور مغفرت کے ساتھ خدا اس کی طرف رجوع کرے۔" تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پریشانی، پشیمانی، شرمندگی اور استغفار دیکھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مغفرت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ تو فرمایا کہ "یہ رجوع الٰہی بندۂ نادم اور تائب کی طرف ایک یا دو مرتبہ میں محدود نہیں بلکہ یہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں خاصۂ دائمی ہے۔"

فرمایا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ رجوع کرتا ہے اپنے ایسے بندے پر جو نادم بھی ہو۔ کئے ہوئے گناہوں پر نادم بھی ہو اور اس کی معافی بھی مانگ رہا ہو تو ایک دو دفعہ تک محدود نہیں ہے مستقل انسان استغفار کرتا رہتا ہے، مستقل اس سے معافی مانگتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ہمیشہ اس کے گناہوں کو بخشتا رہتا ہے۔ اس کی نیت دیکھ کر جیسا کہ فرمایا کہ یہ نہیں کہ ہر مرتبہ جان بوجھ کے گناہ کرتے چلے جاؤ بلکہ نیت ایسی ہو کہ شرمندگی ہو اور گناہوں سے بچنے کی کوشش بھی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہمیشہ معاف کرتا چلا جاتا ہے۔" اور جب تک کوئی گناہگار توبہ کی حالت میں اس کی طرف رجوع کرتا ہے فرمایا خاصہ اس کا ضرور اس پر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔"

(براھین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 186-187 حاشیہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ (۔) کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ تو عرض کیا گیا یارسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے آپؐ نے فرمایا ندامت اور پریشانی علامت توبہ ہے۔ (رسالہ قشیریہ باب التوبہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ (۔) سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر آئندہ کے لئے خدا سے معاملہ صاف کر لے۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا۔ اور پھر اس پر کوئی خوف اور حزن نہیں ہوگا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 594-595)

پھر آپ نے فرمایا کہ "حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔ جیسے اللہ کا وعدہ ہے کہ (۔) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے۔ جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔

یہی بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کو معاف ہو جاتے ہیں اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص 432)

تو فرمایا توبہ کے ذریعے سے پاکیزگی کا بیج ہے جو ہمارے دلوں میں بویا جاتا ہے۔

تو اس زمانے میں بھی جبکہ ہر طرف دنیا میں اتنا زیادہ گند ہو چکا ہے، ہمیں خاص طور پر احمدیوں کو اپنے اندر پاکیزگی کے بیج کی پرورش کے لئے بہت زیادہ کوشش اور استغفار کی ضرورت ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے اور دل صاف کرے اور اس طرح ہمیں اپنے دل کی زمین کو تیار کرنا ہوگا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے نیکی کے بیج کی پرورش کرنی ہوگی جس طرح ایک زمیندار جب اپنی فصل کے لئے بیج کھیت میں ڈالتا ہے تو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کے لئے وہ بعض دفعہ بیج ڈالنے سے پہلے ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جو جڑی بوٹیوں کو اگنے میں مدد دیتے ہیں، تاکہ جو بھی جڑی بوٹیاں ہیں وہ ضائع ظاہر ہو جائیں۔ اور جب وہ ظاہر ہو جائیں تو ان کو تلف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اسی طرح ہمیں بھی اپنے گناہوں کی جڑی بوٹیوں کے بیج کو بھی ظاہر کرنا پھر اس کو تلف کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے، اپنے گناہوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ تاکہ نیکی کا بیج صحیح طور پر نشوونما پا سکے۔ جب نیکی کا بیج پھوٹتا ہے، بڑھنا شروع ہوتا ہے تو اس کی پھر اس طرح ہی مثال ہے کہ پھر شیطان بعض حملے کرتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنی برائیوں کے بیج پھینک رہا ہوتا ہے یا کچھ نہ کچھ بیج برائی کا بھی دل میں رہ جاتا ہے تو جس طرح فصل لگانے کے بعد زمیندار دیکھتا ہے کہ بعض دفعہ فصل کے ساتھ بھی دوبارہ جڑی بوٹیاں اگنی شروع ہو جاتی ہیں تو پھر زمیندار کئی طریقے استعمال کرتا ہے۔ بوٹی مار دوائیاں پھینکتا ہے یا گوڈی کرتا ہے، زمین صاف کرتا ہے تاکہ ان بوٹیوں کو تلف کیا جائے تو اس طرح انسان کو بھی اپنے اندر نیکی کے بیج کو خالص ہو کر بڑھنے اور پنپنے کا ماحول میسر کرنے کے لئے استغفار کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے اس کی پرورش کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تو جب اس طریق سے اپنے اندر نیکیوں کے بیج کو ہم پروان چڑھائیں گے اور پروان چڑھانے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پھلے گا اور پھولے گا اور پھر بڑھے گا اور ہمارے تمام وجود پر نیکیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اور ہر برائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو جائے گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمہ وقت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی کے وقت اس کے نکلنے کے لئے راہ پیدا کر دیتا ہے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور اسے اس راہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکے۔ (ابو داؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار)

پھر ایک اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی بے آب و گیاہ جنگل میں گم ہو جائے اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو وہ اس کو اتنا ڈھونڈے وہ اس کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے اور پھر کسی درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور دیکھے کہ اس کی اونٹنی کی لگام کسی درخت کی جڑوں سے اٹکی ہوئی ہے۔ تو صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! وہ شخص تو بہت خوش ہوگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔ (بخاری کتاب الدعوات باب التوبہ)

تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی خوشی کا حال اپنے بندوں کی توبہ کی طرف مائل ہوتے دیکھ کر اور گناہوں سے معافی مانگتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہوتے دیکھ کر۔ تو جب اللہ تعالیٰ کو ہمارا اس قدر

خیال ہے تو ہمیں کس قدر بڑھ کر اس سے محبت کرنی چاہئے۔ اور اس کے آگے جھکنا چاہئے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کے انبیاء کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھکنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

''حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اسے بخش دیا، ہاں یہ جو کہنے والا ہے خود اس شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کہا۔

(مسلم كتاب البر والصله باب النهى عن تقنيط الانسان من رحمة الله)

تو بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ بیٹھ کر باتیں کر دیتے ہیں اپنی نیکیوں کے زعم میں فتوے لگا دیتے ہیں کہ فلاں گناہ گار ہے، فلاں یہ ہے، فلاں وہ ہے، اور یہ بخشا نہیں جا سکتا۔ تو بخشایا نہ بخشا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بندے کا کام نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کام کسی بندے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ایسی باتیں کر کے سوائے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہوں اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے 99 قتل کئے تھے آخر اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تا کہ وہ اس سے گناہ کے توبہ کرنے کے بارے میں پوچھے تو اسے ایک تارک الدنیا عابد زاہد کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے 99 قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس عابد اور زاہد نے کہا ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے اور اتنے بڑے گناہ کیسے معاف ہو سکتے ہیں اس پر اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اس طرح پورے 100 قتل ہو گئے، پھر اسے ندامت ہوئی، شرمندگی ہوئی اور اس نے کسی بڑے عالم کے متعلق پوچھا پھر اسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا اور میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں توبہ کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے اور توبہ کرنے والے اور اس کی توبہ قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے، تم بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ اور ان کی مدد کرو نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا اور فتنہ خیز علاقہ ہے چنانچہ وہ اس سمت میں چل پڑا لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ موت نے اسے آ لیا، تب اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے، رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ قبول کر لی ہے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے اس لئے ہم اسے جنت میں لے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے کہ اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا یہ کیسے بخشا جا سکتا ہے تو اسی اثناء میں اس کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرر کر لیا اس نے ان دونوں کی باتیں سن کر کہا کہ جس علاقے سے یہ آ رہا ہے اور جس کی طرف یہ جا رہا ہے دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو اس میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے کا شمار ہوگا۔ پس انہوں نے فاصلہ ماپا تو اس علاقے کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اسے جنت کی طرف لے گئے۔'' تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طریق کہ نیک نیتی سے اس کی طرف بڑھو، توبہ کرو استغفار کرو تو وہ یقیناً تمہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔

(مسلم كتاب التوبة باب قبول توبة القاتل و ان كثر قتله)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو تو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے تیری عبادت میں معروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اے میرے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں، تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں، پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔ اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی اس پر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔''

(مسلم كتاب الذكر باب فضل مجالس الذكر)

تو اللہ تعالیٰ نے راہ چلتے تماش بین کو وہاں بیٹھنے کی وجہ سے بھی بخش دیا کیونکہ اس وقت اس کے کانوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی آواز پہنچ رہی تھی۔ ہماری (۔) میں حدیث کے درس ہوتے ہیں یا مختلف ملفوظات وغیرہ کے اجلاسات ہیں، اجتماعات ہیں تو ان میں پہلے سے بڑھ کر ہماری حاضریاں ہونی چاہئیں۔ کیا پتہ اللہ تعالیٰ کو کس وقت کیا چیز پسند آ جائے اور ہماری بخشش کے سامان ہو جائیں۔ پھر جمعہ ہے، اپنے کام کی خاطر بعض لوگ جمعہ چھوڑ دیتے ہیں تو یہ خاص طور پر عبادت کا دن ہے ہفتہ میں ایک دن آتا ہے۔ خطبہ ہے نماز ہے اس کو ضرور سننا چاہئے اور ہر وہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہمیں کیا علم کس وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے والے ہو جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا۔ یہی وہ امر ہے جس کو قرآن کریم دوسرے لفظوں میں استغفار سے موسوم کرتا ہے۔ فرمایا کہ ہر گند سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے، اس کے قرب کو پانے کے لئے اپنے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی کہ میرا قرض بہت ہے دعا کریں اتر جائے (اب بھی بہت لوگ لکھتے رہتے ہیں) تو آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے، نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔''

(ملفوظات جلد اول ص 442 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا تمہاری ہر قسم کی ترقی کے لئے اور قرضوں سے بچنے کے لئے پریشانیاں دور ہونے کے لئے استغفار ہی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ غور کر کے سمجھ کر پڑھو صرف رٹے ہوئے الفاظ نہ دہراتے چلے جاؤ اور پھر ساتھ اپنے اندر جو برائیاں ہیں ان کا بھی جائزہ لیتے رہو اور محاسبہ کرتے رہو اور ان سے بھی بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ ترقی کے

دروازے تم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاءاللہ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "ایک شخص نے عرض کی کہ حضور! میرے لئے دعا کریں میرے اولاد ہو جائے۔ آپ نے فرمایا استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص 444 جدید ایڈیشن)

تو بہت سے لوگ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا لکھتے رہتے ہیں۔ اولاد کے لئے بھی اور دوسری چیزوں کے لئے۔ ان کو یہ نسخہ آزمانا چاہئے۔ لیکن بات وہی ہے کہ صرف رٹے ہوئے فقرے نہ ہوں بلکہ دل کی گہرائیوں سے استغفار کرے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور انسان اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

اب یہ ہے کہ استغفار کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بدانجام سے بچالے۔" "استغفار پڑھنے سے یا تو بدانجام سے اللہ تعالیٰ بچا لیتا ہے یا وہ گناہ ہی اس سے سرزد نہیں ہوتا۔" "سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔" فرمایا "ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہئے نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 525 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں "خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کوئی ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے۔ دل کی خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے اپنی زبان میں ہی خدا سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں" یعنی فضول ہیں "ہاں دل کی دعائیں ہوتی ہیں جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم کریم ہے۔ وہ بلا ٹل جاتی ہے۔ لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت استغفار کرنا چاہئے اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم ص 282)

تو عام حالات میں بھی دیکھ لیں جب آدمی کسی بیماری میں تکلیف میں دنیا میں بھی کسی انسان کو پکارتا ہے تو وہ اس کی مدد کے لئے آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو جب اس طرح خالص ہو کر پکاریں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے کہ ایک قدم چلو گے تو دو قدم چل کر آؤں گا، تم پیدل آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑتا ہوا آؤں گا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ "گناہ کی یہ حقیقت نہیں کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر، اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا اور دوسرا خجالت کا۔ توبہ، پریشانی کا، یہ ایک قاعدے کی بات ہے جیسے ایک شخص غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔" زہر کو بھی جب خاص ایک پراسیس (Process) میں سے گزارا جائے تو وہ دوائی کا بھی کام دے جاتے ہیں۔ بہت ساری ایسے زہروں سے دوائیاں بنتی ہیں۔ فرمایا کہ اگر "گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم 70 بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اسے چھوڑے گا۔"

فرمایا "حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہوگا جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ کھاوے اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے۔ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا اور اسے سمجھا دیا ہے کہ اس طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد اول ص 3 جدید ایڈیشن)

پس اگر انسان کے دل میں گناہ سے نفرت ہو جائے اور پھر اصلاح کی طرف قدم بڑھنا شروع ہو جائے تو آہستہ آہستہ تمام برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اب بعض شکایات آتی ہیں بعض نوجوانوں میں اور بعض ایسی پختہ عمر کے لوگوں میں بھی کہ نظام جماعت سے تعاون نہیں ہے تربیتی طور پر بہت کمزور ہیں، فلمیں گندی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں بھی ٹی وی کے ذریعے سے یا انٹرنیٹ کے ذریعے سے۔ تو جب تک ہم اپنے گھروں میں یہ احساس نہیں پیدا کریں گے اپنے بچوں میں بھی اور اپنے آپ میں بھی یہ احساس نہیں پیدا کریں گے اور جب تک ہمارے قول و فعل میں تضاد ہوگا اصلاح کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی۔ بیعت کرنے کے بعد ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے دعوے بالکل کھوکھلے ہوں گے۔ ان گندے پروگراموں کو دیکھ کر اپنے اخلاقی اور روحانی نقصان کے علاوہ مالی نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اکثر ایسے پروگرام کچھ خرچ کرنے کے بعد ہی میسر آتے ہیں۔ تو ہماری توبہ و استغفار ایسی ہونی چاہئے کہ ہمارا ان باتوں کی طرف خیال ہی نہ جائے توجہ ہی نہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت سے استغفار کرے اور درود شریف بہت پڑھے نماز بھی بار بار پڑھے قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 194 جدید ایڈیشن)

فرمایا کہ یہ روحانی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہے پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہے تو مستقل مزاجی سے استغفار کرتے رہنا پڑے گا۔ نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے، نمازیں پڑھو، استغفار کرو تو اللہ تعالیٰ ایک وقت ایسا لائے گا کہ انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرے گا۔

پھر ایک موقع پر آپ نے کسی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کسی وقت منظور ہو جائے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے نیک انسان کی یہی علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا، بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ بھی اور کھودلے تو گوہر مقصود پا لیوے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق و شوق سے معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔" (ملفوظات جلد دوم ص 552 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی سے ان کو بچالیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ مغفرت اور بخشش طلب کر رہے ہوں" تو اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔" (ملفوظات جلد اول ص 134)

آج کل جو دنیا کی مشکلات ہیں اور ہر طرف ایک افراتفری پیدا ہو رہی ہے۔ ہر روز انسان اپنے اعمال کی وجہ سے شامت اعمال میں ہے نیا فتنہ و فساد کھڑا ہو رہا ہے۔ نئی نئی مصیبتوں کے کھڑے ہونے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں ہم احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں اور استغفار کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے دنیا کو بچانے کے لئے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اسے سمجھنے کی بھی توفیق دے اور اپنے لئے بہت دعائیں کرنے کی بھی توفیق دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی بدیاں ان کو معاف کر دیتا ہے کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ قرآن شریف میں یہ آیت بھی ہے کہ (-) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیت میں کچھ تناقض نہیں کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے اس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا ورنہ سارا قرآن شریف اس بارے میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار و استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23ص 24)

فرمایا کہ اگر گناہ پر نادم ہو پریشان ہو، شرمندہ ہو، استغفار کرے تو اللہ اس کے برے نتائج سے بچالیتا ہے لیکن گناہوں پر اصرار نہ ہو کبھی۔ اور اگر اصرار ہوگا اور احساس ختم ہو جائے گا تو پھر حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس آیت کے مطابق پھر انسان ضرور سزا پائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنے آگے جھکنے والا اور گناہوں سے بخشش طلب کرنے والا بناتا رہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ "توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی زبان، نہ ہاتھ نہ پاؤں سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے تحت کام کرتا ہوا نظر آ جاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 146)

تو اس طرح اگر توبہ کی جائے اور اسی طرح توبہ کرنی چاہئے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر کبھی ضد نہیں کرنی چاہئے بہن بھائیوں کے حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ چاہئے پھر ہمسایوں کے حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے پھر معاشرے کے حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ہر گند سے اپنے آپ کو پاک کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور معاشرے کے جتنے زہر ہیں۔ جتنی برائیاں ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے مثلاً یہ آج کل عام بیماری ہے اور سکول میں 15-16-17 سال تک کی عمر کے بچوں کو سگریٹ کی عادت ڈالی جاتی ہے اور پھر سگریٹ میں بعض نشہ آور چیزیں ملا کے اس کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ اپنے ساتھی لڑکوں کو عادت ڈالتے ہیں اس طرح یہ پھیلتی چلی جاتی ہے اور وہی سکول کے لڑکے ان کے ایجنٹ کے طور پر پھر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس پر بھی ماں باپ کو نظر رکھنی چاہئے۔ کسی قسم کی معاشرے کی برائی کا اثر نہ ہم پر نہ ہمارے بچوں پر ظاہر ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود پھر فرماتے ہیں کہ "خلاصہ کلام یہ کہ یقین جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں۔ یہ برکات کا سرچشمہ ہے درحقیقت اولیاء و صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ کامل توبہ کرنے والا شخص ہی ولی، قطب اور غوث کہلا سکتا ہے۔ اسی حالت میں وہ خدا کا محبوب بنتا ہے اس کے بعد بلائیں اور مصائب جو انسان کے واسطے مقدر ہوتی ہیں ٹل جاتی ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم ص 147)

پھر فرمایا "پس اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو یا عیسائی یا...... ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے، تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلد راضی کر لو اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے"۔ یہاں طاعون کی مثال دی "یعنی طاعون کے زور کا دن جس کی نبیوں نے خبر دی ہے"۔ اور آج بھی جو دنیا میں برائیاں پھیل رہی ہیں اس میں بھی ایک قسم کا طاعون ہی ہے جو ایڈز کی صورت میں دنیا میں پھیل رہا ہے۔ فرمایا کہ "اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے جس کی نبیوں نے خبر دی ہے تم خدا سے صلح کر لو وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے 70 برس کے گناہ بخش سکتا ہے اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی نہیں بچ سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال، اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔"

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20ص 174)

کل انشاء اللہ تعالیٰ میں ایک سفر پر جا رہا ہوں، جرمنی، ہالینڈ وغیرہ کے اجتماعات اور جلسے ہیں۔ اس کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر طرح بابرکت فرمائے۔

نوکریاں نہیں پیشے اختیار کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کرو ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں، ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے۔ زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں، ایجادوں، زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب ہم اپنے خاندان اور ملک کیلئے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ پس میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہترین ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تا کہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں۔ صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔" (فرمودہ 21 نومبر 1952ء الفضل 14 دسمبر 1952ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ ربوہ)

نیکی کرنے کی تلقین

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی ایک مالی تحریک پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

"یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی ...... پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو کہ ہم مال و جان دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔" (مطالبات صفحہ 50)

اس ارشاد کی روشنی میں مخلصین کو چاہئے کہ اولین وقت میں تحریک جدید کا وعدہ پیش کریں اور اولین وقت میں اس کو ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(وکیل المال اول)

سرمد جیولرز

طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم

فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

جرمنی و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز و پوٹینسی سے تیارکردہ زوداثر مرکبات پر مشتمل چند آزمودہ علاج

موٹاپا۔ وزن کم کرنے کیلئے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 413/GH
25/-	20ML	GHP 312/GH

(دونوں دوائیاں ملاکر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 406/GH
25/-	20ML	GHP 344/GH

(دونوں دوائیاں ملاکر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 421/GH
25/-	20ML	GHP 321/GH

(دونوں دوائیاں ملاکر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

بے اولاد مردوں کیلئے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 444/GH
100/-	20ML	KACASSIA-Q
25/-	20ML	GHP 39/GH
100/-	30 کیپسولز	GHP 18/A.M.C

(دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/2000 روپے)

بے اولاد مستورات کیلئے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 477/GH
100/-	20ML	KACASSIA-Q
25/-	20ML	GHP 40/GH
100/-	30 کیپسولز	GHP 18/A.M.C

(دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/2000 روپے)

اسکے علاوہ 120۔ادویات و مرکبات کے خوبصورت بریف کیس آسان علاج بیگ، مدر ٹنکچرز، مرکبات، جرمن و پاکستانی سیل بند پوٹینسی، کتابیں، گولیاں، ڈراپرز و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور/ کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37117 میں سید مدثر احمد شاہ ولد سید مبشر احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید مدثر احمد شاہ ولد سید مبشر احمد شاہ اورنگی ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 سید محمد اختر شاہ وصیت نمبر 30364 گواہ شد نمبر 2 رشید الدین وصیت نمبر 30365

New BALENO ...New look, better comfort SUZUKI

کارلیزنگ کی سہولت موجود ہے BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel.5712119-5873384

مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ

نور ہوم اپلائنسز

32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

پروپرائٹر: محمد سلیم منور

فون: 051-4451030-4428520

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم مرزا احمد اشرف بیگ صاحب ابن مکرم مرزا احمد صادق صاحب بتاریخ مورخہ 21۔ جولائی 2004ء کو حرکت قلب بند ہونے سے اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز اسلام آباد میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے سیکٹر ایف 10 تو میں پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے آپ کا جنازہ 23 جولائی کو ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی بعد از تدفین مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ مکرمہ سلیمہ اشرف بیگ صاحبہ بنت مکرم مرزا معظم بیگ صاحب، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑا ہے آپ کی دو بیٹیاں مکرمہ عتیقہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم محمود بیگ مرزا صاحب اور مکرمہ عامرہ گلزار صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم گلزار صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ تیسری بیٹی فریدہ سعید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مشہود سعید صاحب ای۔این۔ٹی سپیشلسٹ پشاور ہیں۔ آپ کے اکلوتے بیٹے مرزا احمد احسن بیگ صاحب ہیں جنہوں نے حال ہی میں غلام اسحٰق انسٹیٹیوٹ سے گریجوایشن مکمل کی ہے۔ جملہ لواحقین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم بہت منکسر المزاج اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم شان احمد چوغطہ صاحب کارکن بہشتی مقبرہ دارالیمن شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم احمد یار خان صاحب چوغطہ ولد مکرم رحمت علی صاحب خاں چوغطہ دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ یکم اگست 2004ء کو صبح سات بجے 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اسی دن بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ صدر صاحب محلہ دارالیمن شرقی نے دارالیمن کی گراؤنڈ میں پڑھائی۔ ان کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی مرحوم نے پیچھے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں تین بیٹے ان کی زندگی میں ہی وفات پاچکے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

✿ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی لکھتے ہیں۔ مورخہ 4 جولائی 2004ء بروز اتوار لاہور میں مکرم محمد آصف مجید صاحب مربی سلسلہ نے خاکسار کے بیٹے مکرم محمد طارق صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ طیبہ سلیم صاحبہ بنت مکرم شیخ سلیم احمد صاحب مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ محمد طارق صاحب مکرم میجر عارف خان صاحب سابق ناظر امور عامہ کے نواسے اور قریشی محمد شفیع صاحب آف الیکسس کے پوتے ہیں اور طیبہ سلیم صاحبہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب آف اوکاڑہ کی پوتی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اعلان داخلہ

✿ کالج آف میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد نے بی ایس سی میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی سیشن 06-2004ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے اس میں داخلے کیلئے 21/اگست 2004ء تک درخواست فارم جمع کرایا جاسکتا ہے جبکہ داخلے کا امتحان 28/اگست 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 4/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بینکنگ اینڈ فنانس نے تین سالہ بی ایس (آنرز) بینکنگ اینڈ فنانس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21/اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 4/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ پنجاب یونیورسٹی نے سیلف سپورٹنگ بنیاد پر ایم اے پارٹ ون پاکستان سٹڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2004ء ہے۔ اس کے علاوہ سیلف سپورٹنگ شام کے پروگرام میں ایم فل ہسٹری میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 13/اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 4/اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

HAROON'S

Shop No.5 Moscow plaza, Blue Area Islamabad, PH:826948

Shop No.8 Block A, Super Market Islamabad, PH:275734-829886

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔ اگست 2004ء

طلوع فجر	3:57
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:13
وقت عصر	4:58
غروب آفتاب	7:00
وقت عشاء	8:29

کراچی میں بم دھماکے 9۔افراد جاں بحق

کراچی کے علاقہ سائیٹ میں واقع جامعہ بنوریہ کے قریب ریسٹورنٹ میں اندر اور باہر دو بم دھماکے ہوئے تیسرے بم کو ناکارہ بنادیا گیا۔9۔افراد جاں بحق اور 50 زخمی ہو گئے۔ جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کی اکثریت دینی مدرسے کے طلباء کی ہے۔کئی زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ جائے وقوعہ پر قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔دھماکوں کے بعد لوگوں میں اشتعال پھیل گیا تھانے پر پتھراؤ اور ہنگامے شروع ہوگئے۔

عراق میں ایرانی سفارتکار اغوا

عراق میں ''جیش اسلامی'' نے 5 ایرانی سفارتکاروں کو اغوا کر لیا ہے۔ایرانی حکومت نے اپنے شہریوں سے کہا ہے کہ عراق کا سفر نہ کریں۔بم دھماکوں اور جھڑپوں میں عراق میں 48۔افراد جاں بحق ہو گئے۔لبنان کے 4 ڈرائیور بھی اغوا کر لئے گئے۔3 بھارتی باشندوں کی رہائی کا امکان ختم ہو گیا ہے۔اغوا کاروں نے نئے مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔لشکر مہدی نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔

فضل الرحمٰن خلیل گرفتار

کالعدم جہادی تنظیم حرکت المجاہدین کے سابق امیر مولوی فضل الرحمٰن خلیل کو اسلام آباد سے حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ان پر طالبان کی مدد کیلئے جنگجو افغانستان بھجوانے کا الزام ہے۔

غزنی پر طالبان کا حملہ

غزنی میں طالبان نے حملہ کر کے تین امریکی فوجیوں اور افغان ترجمان کو ہلاک کر دیا۔

ایران کا ایٹمی پروگرام

امریکہ نے کہا ہے کہ ایران کا ایٹمی پروگرام ختم کرنے کیلئے خفیہ کارروائی کر سکتے ہیں۔قومی سلامتی کی مشیر کونڈالیزا رائس نے کہا ہے کہ صدر بش تمام حربے استعمال کرنے پر غور کر رہے ہیں۔امید ہے عالمی ادارہ ایران کے خلاف سخت اقدامات کرے گا۔

کئی شہروں میں طوفانی بارش

لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، مظفر آباد، سیالکوٹ کا موکی اور ہزارہ ڈویژن سمیت ملک کے کئی علاقوں میں موسلا دھار طوفانی بارش ہوئی۔ لاہور سمیت متعدد شہروں میں سیوریج سسٹم ناکارہ ہونے سے نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

صرف ''لاعلاج'' مریضوں کا علاج
کروائیں ریسکیس۔ہومیو ڈاکٹر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ 212694

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ڈسٹری بیوشن بکس۔والٹن روڈ۔لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
وکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا۔سوزوکی۔مزدا۔ڈاٹسن
ومعیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر۔بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس
محمود احمد، ناصر احمد فون: 7725205

البشیرز۔اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 / 04942-423173

بلال
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بی آرٹیکلز
27۔نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔مظفر احمد ناگی۔طاہر احمد ناگی

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

سی پی ایل نمبر 29

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہونگے
فون: 7223347-7239347-7354873

Let your dreams come true
Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in U.K, Cyprus, Switzerland, Canada Australia. Free Study in Germany/Sweden/Denmark
Also Join Our IELTS, TOEFL, and German Classes
Get your Appointment Today:
Education Concern 829-C Faisal Town Lahore Call: Farrukh Luqman.
Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email:edu_concern@cyber.net.tk,URL:www.educoncern.tk